

ہندوستان کا ڈیری شعبہ ”غذائیت اور آمدنی کے استحکام کی بنیاد“

Key Takeaways

1. India continues to hold 1st position in global milk production and contributes nearly a quarter of the world's supply.
2. Currently, dairy is the largest agricultural product in India, contributing 5 percent to the national economy and directly employing more than 8 crore farmers.
3. Milk production rose by 63.56% from 146.3 million tonnes to 239.30 million tonnes in 10 years. Per capita supply has gone up by 48%, with more than 471 grams a day in 2023–24.
4. In 2024-25, a total of 565.55 lakh artificial inseminations were carried out across the country.

تعارف

پنجاب کے ضلع روپ نگر کے گاؤں اجولی کی محترمہ گروندر کور نے ترقی کی راہ کے طور پر ڈیری کا انتخاب کیا۔ 2014 میں ڈیری ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے تربیت حاصل کرنے کے بعد انہوں نے لکھنؤ سٹیٹ بزنس یٹھن گائے سے آغاز کیا۔ سٹیٹ بزنس یٹھن بڑی جملہ والے جانور ہوتے ہیں جن کے رجب سیاہ و سفید یا سرخ و سفید دھاریوں والے ہوتے ہیں۔ یہ نسل ہالینڈ سے ماخوذ ہے۔ لگن اور سائنسی طریقہ کار کے ساتھ، انہوں نے اپنے ریوڑ کو بڑھا کر چار دودھ دینے والی سٹیٹ بزنس یٹھن گائیں پالیں اور یومیہ تقریباً 90 لیٹر دودھ کی پیداوار شروع کی۔ یہ دودھ ”ورکا ڈیری“ اور مقامی صارفین کو فروز اہم کیا جاتا ہے، جس سے انہیں مستحکم آمدنی اور سماجی پہچان حاصل ہوئی۔ انہوں نے چارہ کاٹنے کی مشین، دودھ نکالنے کی مشین اور سٹیل سپ میں سرمایہ کاری کی، جو یہ ظہر کرتا ہے کہ ٹیکنالوجی کس طرح منافع کو زیادہ سے زیادہ بنا سکتی ہے۔ سٹیل دراصل سبز چارے کا خمیر شدہ ذخیرہ ہوتا ہے جو سال بھر مویشیوں کے لیے متوازن غذائیت فراہم کرتا ہے۔ استاد کی امید افزا پیشہ ورانہ زندگی کو خیر باد کہہ کر ڈیری فارمنگ اختیار کرتے ہوئے، انہوں نے پہلے کیا کہ علم، خاندانی تعاون اور

عزم کے ساتھ کنک کا میاب ڈیری انڈسٹری قائم کر کے دوسروں کے لیے مشعل راہ بن سکتی ہے۔



دودھ غذائی تحفظ کے لیے بنیادی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ یہ اعلیٰ معیار کا حیوانی پروٹین اور لازمی غذائی مواد کا بھرپور امتزاج فراہم کرتا ہے۔ اسے تقریباً مکمل غذا سمجھا جاتا ہے جو پروٹین، منرلز، وٹامنز، لیکٹوز اور دودھ کی چکنائی مہیا کرتا ہے۔ ڈیری مصنوعات عمر کے افراد کو غذائیت فراہم کرتی ہیں، جسمانی نشوونما، ہڈیوں کی مضبوطی اور فعال طرز زندگی میں معاون بنتی ہیں۔ کیلشیم، میگنیشیم، پوٹاشیم اور دیگر خوردہ غذائی مواد آسانی سے جذب ہونے والی شکل میں فراہم کر کے دودھ صحت مند نشوونما میں اہم کردار ادا کرتا ہے، خاص طور پر بچپن کے دوران۔

بھارت کئی برسوں سے دودھ کی پیداوار میں دنیا بھر میں پہلے مقام پر ہے اور دنیا کی مجموعی پیداوار کا تقریباً چوتھائی حصہ فراہم کرتا ہے۔ ڈیری کا شعبہ دیہی معیشت کے سب سے مضبوط ستونوں میں سے ایک بن چکا ہے اور خوراک و غذائی تحفظ میں مرکزی کردار ادا کر رہا ہے۔ فی الحال، ڈیری بھارت کی سب سے بڑی زرعی پیداوار ہے جو قومی معیشت میں 5 فیصد تعاون دیتی ہے اور نیشنل اکاؤنٹس اسٹیٹمنٹ (قومی کھانا شماریات) کے مطابق براہ راست 8 کروڑ سے زائد کسانوں کو روزگار فراہم کرتی ہے۔ یہ شعبہ 8 کروڑ سے زیادہ دیہی خاندانوں سے جڑا ہوا ہے جن میں سے اکثر چھوٹے اور معمولی کسان ہیں۔ دودھ کی پیداوار اور ذخیرہ اندوزی میں خواتین کا نمایاں کردار ہے، جس کے بغیر ڈیری کا شعبہ جامعہ ترقی کا ایک مضبوط محرک بن گیا ہے۔

شعبہ کی ترقی کا جلد

مجموعی پیداوار

گزشتہ دہائی کے دوران بھارت کے ڈیری شعبے نے نمایاں ترقی دکھائی ہے۔ دودھ کی پیداوار 2014-15 میں 146.30 ملین ٹن سے بڑھ کر 2023-24 میں 239.30 ملین ٹن تک جا پہنچی، جو 63.56 فیصد اضافہ ظاہر کرتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ملک نے گزشتہ 10 برسوں میں اوسطاً 5.7 فیصد سالانہ ترقی کی شرح برقرار رکھی۔ خوراک و زراعت کی تنظیم (ایف اے او) کے اعداد و شمار کی تصدیق کرتے ہیں کہ بھارت بدستور دنیا کا سب سے بڑا دودھ پیدا کرنے والا ملک ہے اور اس نے امریکہ، پاکستان، چین اور برازیل جیسے ممالک کو بہت پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

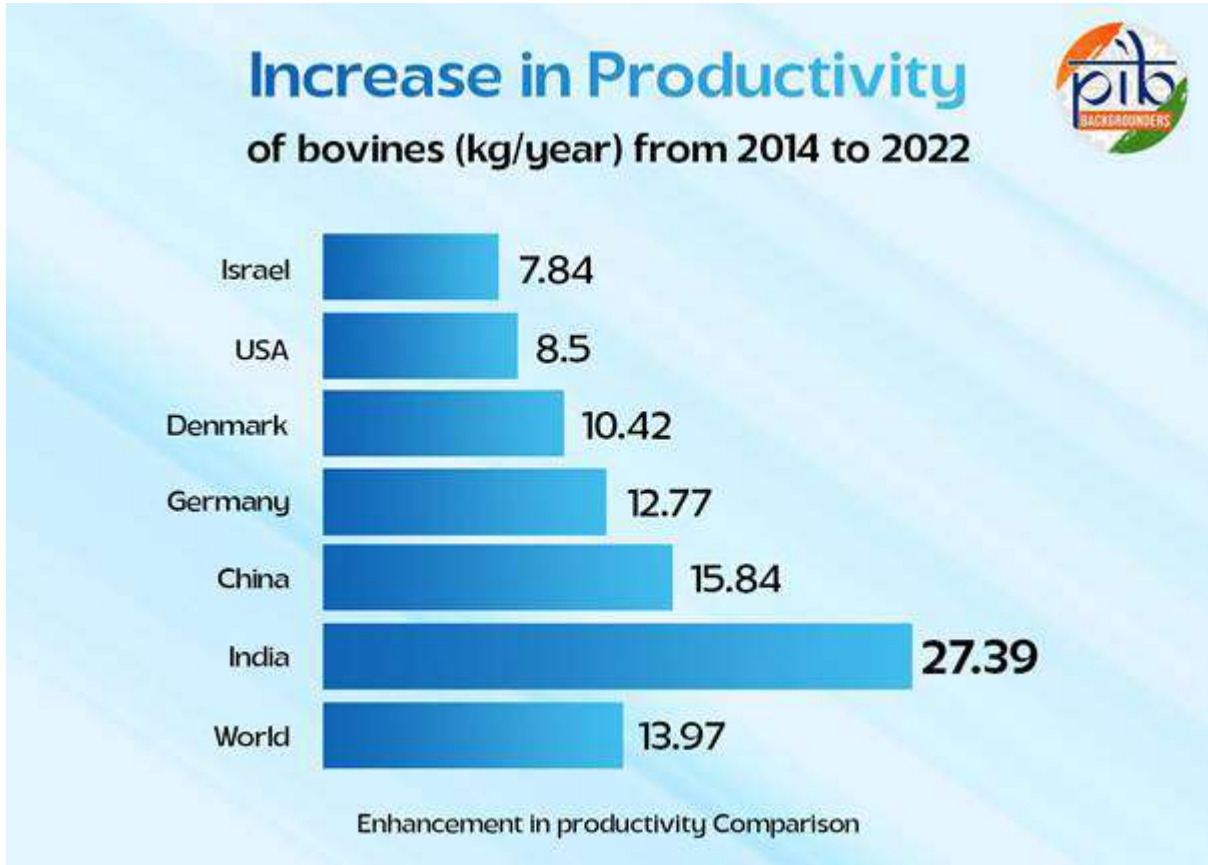
فی کس دستیابی

گزشتہ دہائی کے دوران بھارت میں فی کس دودھ کی دستیابی میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ فی کس دستیابی میں 48 فیصد اضافہ ہوا ہے اور 2023-24 میں یہ بڑھ کر 471 گرام یومیہ فی شخص تک پہنچ گئی ہے۔ یہ عالمی اوسط یعنی تقریباً 322 گرام یومیہ فی شخص سے کہیں زیادہ ہے۔



بَوَآن آبادی میں اضافہ

بھارت کے 303.76 ملین بَوَآن (جس میں گائے، بھینس، متھن اور پاک سٹائل ہیں) ڈیری پیداوار اور زرعی کاموں کے لیے قوتِ محرکہ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ 74.26 ملین بھیڑ اور 148.88 ملین بکریاں بھی اس کا اہم حصہ ہیں، خصوصاً خشک اور نیم خشک علاقوں میں دودھ کی پیداوار کے لیے۔ 2014 سے 2022 کے درمیان بھارت نے بَوَآن کی پیداواری صلاحیت (کلوگرام/سال) میں 27.39 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا، جو دنیا بھر میں سب سے زیادہ ہے اور چین، جرمنی اور ڈنمارک جیسے ممالک سے کہیں آگے ہے۔ یہ اضافہ عالمی اوسط 13.97 فیصد سے نمایاں طور پر زیادہ ہے۔



بَوَآن آبادی میں اس اضافہ کا ب۔ ایسے منصوبے ہیں جیسے راشٹریہ گوکل مشن، جو بَوَآن افزائش، جینیاتی بہتری اور نسلوں کی پیداواری صلاحیت بڑھانے پر مرکوز ہے۔ اسی طرح، لائیو اسٹاک ہیلتھ ڈیریز کنٹرول پروگرام (ایل ایچ ڈی سی پی) کے تحت موبائل

ویٹرنری یونٹس (ایم وی یوز) قائم کیے گئے ہیں، جو جانوروں کے علاج کے لیے بیماری کی تشخیص، علاج، ویکسینیشن، چھوٹے سرجیکل آپریشنز، آڈیو ویژنل معاوضہ اور آگاہی خدمات فراہم کر سکیں گے۔ کسانوں کے دروازے پر اہم کرتے ہیں۔

مرنید بر آں، آوریوید کھدید ویٹرنری طریقہ کار کے ساتھ مربوط کیا جا رہا ہے تاکہ مویشیوں کی صحت کو پائیدار بنایا جاسکے۔ ویٹرنری میڈیسن (ای وی ایم) اینٹی بائیوٹک کے خلاف مزاحمت سے نمٹنے کے لیے کم لگائی اور ماحول دوست متبادل ہے۔ بوائے ماسٹیس کے علاج میں اس کے استعمال نے یہ امید پیدا کی ہے کہ مصنوعی ادویات پر انحصار کم ہوگا اور صحت مند و مضبوط ڈیرے کی نظام کو فروغ ملے گا۔

ڈیری کوآپریٹو، ورک کی مضبوطی

بھارت کا ڈیری کوآپریٹو شعبہ وسیع اور منظم ہے۔ 2025ء، اس میں 22 ملک فیڈریشنز، 241 ضلعی کوآپریٹو یونینز، 28 مارکیٹنگ ڈیریاں اور 25 ملک پروڈیوسر آرگنائزیشنز (ایم پی او) شامل ہیں۔ یہ تمام ادارے مل کر تقریباً 2.35 لاکھ دیہاتوں کا احاطہ کرتے ہیں اور 1.72 کروڑ ڈیری کسان ان کے رکن ہیں۔

ڈیری ترقی میں خواتین کا مرکزی کردار

بھارت کے ڈیری شعبے کی نمایاں خصوصیت خواتین کا مضبوط کردار ہے۔ ڈیری فارمنگ کی ورک فورس میں تقریباً 70 فیصد خواتین شامل ہیں، اور تقریباً 35 فیصد خواتین ڈیری کوآپریٹوز میں فعال کردار ادا کرتی ہیں۔ پورے ملک میں 48,000 سے زیادہ خواتین کی قیادت والی ڈیری کوآپریٹو سوسائٹیاں گاؤں کی سطح پر کام کر رہی ہیں، جو دیہی برادریوں میں جامع ترقی اور خواتین کے بااختیار بنانے کا بانی بنتی ہیں۔

این ڈی ڈی بی ڈیری سروسز (این ڈی ایس) نے بھی 23 ملک پروڈیوسر آرگنائزیشنز کی معاوضہ کی ہے، جن میں سے 16 مکمل طور پر خواتین کے زیر انتظام ہیں۔ ان آرگنائزیشنز کے بورڈز میں تمام پروڈیوسر ڈیپارٹمنٹس کی خواتین ہیں، جو شعبے میں جامع ترقی کے لیے مثالی کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ ایم پی او تقریباً 12 لاکھ دودھ پیدا کرنے والوں کو 35,000 دیہات سے جوڑتے ہیں، جس سے کوآپریٹو نظام ملک کی ڈیری ترقی کی مضبوط ستون بن گیا ہے۔

اس تبدیلی کا اثر واضح طور پر نظر آتا ہے۔ خواتین پر مشتمل شریجا ملک پروڈیوسر آرگنائزیشن کو خواتین کو بااختیار بنانے میں نمایاں خدمات کے اعتراف میں شکاگو میں ورلڈ ڈیری سمٹ کے دوران انٹرنیشنل ڈیری فیڈریشن کی سہ ماہی سے ڈیری انوویشن ایوارڈ سے نوازا گیا۔

Why India Leads?

The Indian dairy sector has long been a pillar of rural growth. Its strength lies in the smallholder model that connects millions of farmers through cooperative networks. Over time, this approach has ensured steady incomes and better nutrition for households across the country. Government schemes designed around farmers have added further momentum. Support for breeding, farm management and animal health has helped raise productivity and improve quality. Transport infrastructure and market linkages have also widened opportunities for farmers. India now stands as the largest producer and consumer of milk in the world. With new technologies in breeding, nutrition and health management, the sector is ready for its next phase of growth. These advances open the way for India to take a stronger place in the global dairy value chain.

ہندوستان کی ڈیری انقلاب کا سفر

جدید ہندوستان کے ڈیری سفر کا آغاز 1965 میں نیشنل ڈیری ڈیولپمنٹ بورڈ (این ڈی ڈی بی) کے قیام سے ہوا، جو آنند میں قائم کیا گیا۔ اس کا مقصد گجرات کے ضلع کیرا کے ڈیری کسانوں کو کیراڈسٹرکٹ کوآپریٹیو ملک پروڈیوسرز یونین لمیٹڈ میں منظم کرنے کے آنند کے تجربے کی کامیابی کو ملک بھر میں راجا جانا تھا، جو بعد میں امول کا پیش خیمہ بنا۔ ورہیس کرلی، کو این ڈی ڈی بی کا پہلا چیئرمین مقرر کیا گیا۔ 1970 میں آپریشن فیلڈ شروع کیا گیا، جس کا مقصد ملک کے دودھ پیدا کرنے والے علاقوں میں آنند طرز کی کوآپریٹوز قائم کرنا تھا، جہاں سے جمع شدہ دودھ شہروں کو فراہم کیا جاتا تھا۔ اس منصوبے نے بالآخر بھارت کو دنیا کا سب سے بڑا دودھ پیدا کرنے والا ملک بنا دیا۔ بعد ازاں، 1987 میں پارلیمنٹ کے ایکٹ کے ذریعے این ڈی ڈی بی کو قومی اہمیت کا ادارہ قرار دیا گیا۔

NDDB has carried forward this mission by implementing key government programmes across the country. Initiatives such as the National Dairy Plan Phase I and the Rashtriya Gokul Mission have placed farmers at the centre, with cooperation as the core principle. The National Dairy Plan Phase I was implemented with notable success and earned a "Highly Satisfactory" rating, the highest grade given to World Bank-funded projects.



راشٹریہ گوکل مشن ٹیری شعبے کی حمایت میں ملیک اہم قدم

محکمہ مویشی پروری اور ڈیری فارمنگ 2014 سے راشٹریہ گوکل مشن (آر جی ایم) پر عمل درآمد کر رہا ہے، جس کا مقصد مقامی گائے اور بھینس کی نسلوں کو بحال کرنا اور تحفظ، بڑھتی ہوئی آبادی کی جینیاتی بہتری، اور دودھ کی پیداوار و پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہے۔ مارچ 2025 میں نظر ثانی شدہ راشٹریہ گوکل مشن کا آغاز کیا گیا، تاکہ مویشیوں کے شعبے کی ترقی کو تیز کیا جاسکے۔ یہ منصوبہ ڈویلپمنٹ

پروگرام اسکیم کے مرکزی سیکٹر جو دو کے طور پر نافذ کیا جا رہا ہے، جس کے لیے 1000 کروڑ روپے کا اضافی بجٹ رکھا گیا ہے، جس سے 15 ویں مالیاتی کمیشن کے دورانیہ 2021-22 سے 2025-26 تک کل مختص رقم 3400 کروڑ روپے ہو گئی ہے۔

یہ اسکیم راشٹر یہ گوکل مشن کی سابقہ سرگرمیوں کو جاری رکھتی ہے۔ اس کا مرکز سیمین اسٹیشن کو مضبوط کرنا، مصنوعی افزائش (آرٹی فیشل انسیمی نیٹ) سے بیکورک کو بڑھانا، اولاد پیداوار اور نسل کی سیکس اسٹورڈ سیمین کے ذریعے تیز رفتار بہتری کے پروگراموں کو نافذ کرنا ہے۔

راشٹر یہ گوکل مشن اور حکومت کی دیگر کوششوں کے نتیجے میں پچھلے دس سالوں میں دودھ کی پیداوار میں 63.56 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اسی دوران بوائے کی پیداواری صلاحیت میں بھی 26.34 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔

مصنوعی افزائش (آرٹی فیشل انسیمی نیٹ) کا احاطہ

مصنوعی افزائش، دودھ کی پیداوار اور بوائے کی پیداواری صلاحیت کو بڑھانے والی سب سے مؤثر ٹیکنالوجیز میں سے ایک ہے۔ اس وسیع بھارت میں فلڈ افزائش بوائے کا تقریباً 33 فیصد حصہ اس طریقہ کار کے تحت مثلاً ہے۔ تقریباً 70 فیصد جانور اب بھی غیر معروف جینیاتی معیار والے اسکرینیل کے ذریعہ خدمات حاصل کر رہے ہیں۔

2024-25 میں ملک بھر میں کل 565.55 لاکھ مصنوعی افزائش کی گئیں، جو سائنسی افزائش کے عمل کو بڑھانے اور موبیلیٹی کے معیار کو بہتر بنانے کی طرف کلیدی اہم قدم ہے۔

ملک گیر سطح پر مصنوعی افزائش پروگرام (این اے آئی پی)

راشٹر یہ گوکل مشن کے تحت قومی مصنوعی افزائش پروگرام (این اے آئی پی) نے حالیہ برسوں میں مضبوط ترقی کی ہے۔ این اے آئی پی کے تحت مفت اے آئی پی خدمات کسانوں کے دروازے تک فراہم کی جا رہی ہیں۔ اگست 2025 تک اس پروگرام نے 9.16 کروڑ جانوروں کا احاطہ کیا، اور 14.12 کروڑ مصنوعی افزائش کی گئی، جس سے 5.54 کروڑ کسانوں کو فائدہ پہنچا۔

پیداواری ^{مطلوبہ} کو بڑھانے کے لیے 22 آئی وی ایف۔سے قائم کی گئی ہیں۔ 10.32 ملین خوراکیں سیکس اسٹورڈ سیمین تیار کی گئیں، جن میں سے 70 لاکھ خوراکیں مصنوعی افزائش میں استعمال کی گئی ہیں۔ اس سے کسانوں کو زیادہ پچھڑیاں حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے اور دودھ کی پیداوار مضبوط ہوتی ہے۔

دیہی بھارت میں کثیر المقصد اے آئی ٹیکنیشنز (سموٹریز)

کسانوں کے فرتبہ افزائش کھنڈ مات پہنچانے کے لیے سموٹریز متعارف کروائے گئے ہیں۔ یہ ٹیکنیکس تین ماہ کی تربیت حاصل کرتے ہیں اور ضروری آلات کے لیے 50,000 روپے کی گرانٹ حاصل کرتے ہیں۔ تین سال کے بعد یہ گلاب کی وصولی کے ذریعے خود کفیل بن جاتے ہیں۔ پچھلے چار سالوں میں 38,736 سموٹریز کو ٹائل کیا گیا ہے اور اب یخنڈ مات براہ راست کسانوں کے دروازے پر اہم کر رہے ہیں۔

مویشیوں کے بچوں کی جانچ اور نسل کی افزائش

دودھ کی پیداوار ملک سیکس لمیٹڈ ^{مطلوبہ} ہے، اس لیے کسی نیل کی جینیاتی اہمیت اس کے بچوں کی کارکردگی سے ناپی جاتی ہے۔ اس سائنسی عمل کو پرو جینی ٹیسٹنگ کہا جاتا ہے، جو بیلوں کی جینیاتی ^{مطلوبہ} کا اندازہ لگانے میں مدد دیتا ہے۔

2021 سے 2024 کے دوران 3,747 پرو جینی ٹیسٹنگ نیل پیدا کیے گئے، جو پانچ سالہ ہدف 4,111 کے قریب ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ 132 نسل افزائش فارمس کی منظوری دی گئی تاکہ معیاری جانوروں کی دستیابی کو مضبوط بنایا جاسکے۔

مستقبل کا وژن: سفید انقلاب 2.0

سفید انقلاب 2.0 کے لیے سلڈ ٹرڈ آپریٹنگ پروسیجر (ایس او پی) کو 19.09.2024 کو متعارف کروایا گیا، اور 25.12.2024 کو رسمی طور پر اس کا آغاز کیا گیا۔ اس کا مقصد ڈیری کو آپریٹوز کو مضبوط کرنا، روزگار پیدا کرنا اور خواتین کو باختیار بنانا ہے۔ یہ منصوبہ پانچ سالہ مدت 25-2024 سے 29-2028 تک نافذ کیا جائے گا۔ توقع ہے کہ 29-2028 ڈیری کو آپریٹوز کے ذریعے دودھ کی خریداری روزانہ 1007 لاکھ کلو گرام تک پہنچ جائے گی۔ منصوبہ درج ذیل نکات پر مشتمل ہے:

- I. ڈیری کوآپریٹوز کی رسائی کو بڑھانا: 75,000 نئی ڈیری کوآپریٹو سوسائٹیز کے قیام کے ذریعہ غیر سٹائل گاؤں میں خواتین کسانوں کو منظم ڈیری شعبے میں سٹائل کیا جائے گا۔
- II. موجودہ 46,422 ڈیری کوآپریٹو سوسائٹیز کو مضبوط بنانا۔
- III. ڈیری شعبے میں پائیداری اور سرکلری معیشت کو فروغ دینا: تین خصوصی ملٹی اسٹیٹ کوآپریٹو سوسائٹیز (ایم ایس سی ایس) قائم کی جائیں گی جو درج ذیل سرگرمیاں انجام دیں گی:

- (a) مویشیوں کے چارے، منرل مکسچر اور دیگر تکنیکی معاون اہم کرنا۔
- (b) قدرتی کھاد کی پیداوار اور فضلہ کے پائیدار استعمال کو فروغ دینا، گائے کے گوبر اور زرعی فضلہ کو قدرتی کھاد اور بائیو گیس میں تبدیل کر کے ماحول دوست کھاد کی بڑھتی ہوئی مانگ اور قومی پائیداری کے اہداف میں تعاون دینا۔
- (c) مردہ جانوروں کی کھال، ہڈیاں اور سینگ کے انتظام کا نظام قائم کرنا۔

خلاصہ

بھارت کا ڈیری شعبہ دیہی معاشیات کی ریڑھ کی ہڈی اور جامع ترقی کی علامت ہے۔ دنیا کے سب سے بڑے دودھ پیدا کرنے والے ملک کے طور پر، بھارت نے کسانوں کی قیادت میں کوآپریٹوز، خواتین کی شمولیت اور سائنسی طریقوں کو ملا کر سٹاندارت ترقی حاصل کی ہے۔ اس کی ریولوشن 2.0 کی رفتار کے ساتھ، یہ شعبہ پیداواری صلاحیت کو بڑھانے، مواقع کو وسعت دینے اور دیہی خوشحالی کو مسلسل تبدیل کرنے کے لیے تیار ہے۔

حوالہ جات

زراعت اور کسانوں کی بہبود کی وزارت

<https://agriwelfare.gov.in/Documents/Success-Story-For-approval.pdf>

محکمہ مویشی پروری اور ڈیری مہیکر

<https://dahd.gov.in/sites/default/files/2025-05/Annual-Report202425.pdf>

<https://dahd.gov.in/sites/default/files/2025-08/DAHDDashboard-28-07-2025.pdf>

<https://dahd.gov.in/schemes/programmes/didf>

<https://www.dahd.gov.in/schemes/programmes/ahidf>

قومی ڈیر ی ڈیولپمنٹ بورڈ

https://www.nddb.coop/sites/default/files/pdfs/NDDB_AR_2023_24_Eng.pdf

<https://www.nddb.coop/about/genesis/flood>

<https://www.nddb.org/about/genesis/ndpibrief>

حکومت آسام

<https://dairy.assam.gov.in/portlets/farmers%E2%80%99-entrepreneurs%E2%80%99-corner>

<https://fpcapart.assam.gov.in/uploads/documents/Commercial%20Silage%20Making%20Unit-application-.pdf>

پی آئی بی ریلیز

<https://www.pib.gov.in/PressNoteDetails.aspx?id=154532&NoteId=154532&ModuleId=3>

<https://www.pib.gov.in/PressReleaseIframePage.aspx?PRID=2114715>

<https://www.pib.gov.in/PressReleaseDetailm.aspx?PRID=2114745>

<https://www.pib.gov.in/PressNoteDetails.aspx?ModuleId=3&NoteId=154532&id=154532>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2115197>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2077029>

<https://www.pib.gov.in/PressReleaseIframePage.aspx?PRID=1897077>

<https://www.pib.gov.in/PressReleaseIframePage.aspx?PRID=2114715>

<https://www.pib.gov.in/PressReleaseIframePage.aspx?PRID=1897077>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2158331>

<https://www.pib.gov.in/PressReleaseDetailm.aspx?PRID=2152464>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2112788>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2115197>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2158331>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2101849>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2158322>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2170427>

Farmer's Welfare

India's Dairy Sector

“Anchoring Nutrition and Income Security”

(Release ID: 155298)

ش ح- ش ت- خ م

(U N.6763)